Volume 4 Issue No 108

# رواں سہ ماہی کی فصلوں کے لیے اہم زرعی سفارشات اکتوبر تا دسمبر 2023

**گندم** کی فصل نہ صرف غذائی ضروریات پورا کرنے کیلئے اہم ہے بلکہ معاشی استحکام میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ گندم پاکستان میں سب سے زیادہ رقبے پر کاشت ہونے والی فصل ہے۔ سال 23-2022 میں پاکستان میں تقریباً 2 کروڑ 23 لاکھ ایکڑ رقبہ پر گندم کاشت کی گئی۔ جس سے مجموعی طور پر 2 کروڑ 82 لاکھ ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ جبکہ اوسط پیداوار تقریباً 31 من فی ایکڑ رہی جو گندم کی موجودہ اقسام کی پیداواری صلاحیت کے تقریباً نصف کے برابر ہے۔ گندم کی کم پیداوار کی وجوہات میں سرفہرست کھادوں کا غیر متوازن استعمال ہے۔ اس کے علاوہ کاشت میں غیر ضروری تاخیر، معیاری بیج کی عدم دستیابی، کاشت کے غیر معیاری طریقے، کم بیج کا استعمال اور جڑی بوٹیوں کا غیر مؤثر تدارک شامل ہیں۔ مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پورا کرنے کیلئے گندم کی اوسط پیداوار بڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ بات خوش آئند اور قابل ذکر ہے کہ ہمارے ملک میں ترقی پسند کاشتکار ملکی اوسط پیداوار سے تقریباً دگنی پیداوار حاصل کر رہے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی اوسط پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔ لہٰذا ہمیں گندم کی پیداوار کو بڑھانے والے عوامل جیسے بروقت کاشت، معیاری بیج، کھادوں کا متوازن استعمال یعنی سونا یوریا کے ساتھ ساتھ سونا ڈی اے پی، ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی، سونا زنک اور سونا بوران کا استعمال، جڑی بوٹیوں کی تلفی اور بروقت آبپاشی وغیرہ پر بھرپور توجہ دینا ہوگی۔ کاشتکار حضرات مندرجہ ذیل سفارشات پر عمل پیرا ہو کر گندم کی معیاری اور بھرپور پیداوار حاصل کر سکتے ہیں:

- گندم کی بہتر پیداوار کیلئے اسکی کاشت کا موزوں ترین وقت یکم تا 20 نومبر ہے۔ تاہم 30 نومبر تک بھی گندم کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد کاشت کی گئی فصل کی پیداوار میں روزانہ کی بنیاد پر کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔
- گندم کی ترقی دادہ اقسام کا معیاری بیج ہی اچھی پیداوار کا ضامن ہے۔ اس لئے ہمیشہ صاف ستھرا اور بیماریوں سے پاک تصدیق شدہ بیج جس کا شرح اُگاؤ 85 فیصد سے زائد ہو، استعمال کریں۔ بیج کا اگاؤ کم ہونے کی صورت میں شرح بیج میں اسی تناسب سے اضافہ کر لیں۔
- 20 نومبر تک کاشت کیلئے، 85 فیصد شرح اگاؤ والا، 45-40 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں جبکہ 21 نومبر تا 10 دسمبر تک کاشت کیلئے 50 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ پچھیتی کاشت کی صورت میں موسم سرد ہونے کی وجہ سے بیج تاخیر سے اُگتا ہے، پودا شگوفے کم بناتا ہے اور سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا بیج کی مقدار بڑھانے سے بنیادی شاخوں کی زیادہ تعداد پیداوار میں اضافے کا موجب ہوتی ہے۔
- گندم پر مختلف بیماریاں مثلاً کانگیاری، کرنال بنٹ، کنگی اور اکھیڑا وغیرہ حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان سے بچاؤ کیلئے کاشت سے پہلے بیج کو تھائیوفینیٹ میتھائیل بحساب دو تا اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج یا امیڈا کلوپرڈ+ ٹیبوکونا زول بحساب دو ملی لٹر فی کلوگرام بیج لگائیں۔
- پودوں کی مطلوبہ تعداد اور فصل کی بہتر نشوونما کے حصول کیلئے گندم کی بوائی بذریعہ ڈرل کریں تاہم ڈرل کی عدم دستیابی کی صورت میں بذریعہ چھٹہ بھی کاشت کی جا سکتی ہے۔ کپاس، کماد اور مکئی کے بعد پچھیتی کاشت سے بچنے کیلئے گندم کو زمین کی خشک تیاری کے بعد بذریعہ ڈرل یا گپ چھٹ طریقہ سے بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ کلراٹھی زمین میں بیج کے بہتر اُگاؤ کیلئے گپ چھٹ طریقے کو ترجیح دیں۔
- دھان کی کاشت والے علاقوں میں دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں کیونکہ یہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ گندم بوائی بذریعہ زیرو ٹیلج ڈرل یا ہیپی سیڈر (Happy Seeder) سے کریں۔ اس سے زمین کی تیاری کے اخراجات میں بچت کے ساتھ ساتھ گندم کی بروقت کاشت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

- کھادوں کا فصلوں کی پیداوار میں حصہ تقریباً 50 فیصد ہے۔ اس لئے بہتر پیداوار کیلئے کھادوں کا متوازن استعمال بہت اہم ہے۔ کھادوں کا متوازن استعمال چار بنیادی اصولوں یعنی **صحیح کھاد کا انتخاب، صحیح مقدار اور صحیح وقت** کے ساتھ ساتھ **صحیح طریقہ** استعمال کے مطابق بہت ضروری ہے۔ بہتر پیداوار کیلئے نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کا تناسب بالترتیب 0.5 : 1.0 : 2.0 ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں سونا یوریا، سونا ڈی اے پی، ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی، سونا زنک اور سونا بوران کھادوں کے استعمال سے پودوں کو مطلوبہ غذائی اجزاء صحیح مقدار میں فراہم ہوتے ہیں۔
- کھادوں کا متوازن استعمال تجزیہ اراضی سے ہی ممکن ہے۔ کاشتکار اپنی زمینوں کا تجزیہ ایف ایف سی کی جدید لیبارٹریوں سے مفت کروا سکتے ہیں۔ تجزیہ نہ کروانے کی صورت میں کھادوں کا استعمال جدول کے مطابق کریں:

**کھادوں کی مقدار برائے آبپاش علاقے (بوری فی ایکڑ)**

| زرخیزی زمین | سونا یوریا | سونا ڈی اے پی | ایف ایف سی ایس او پی | یا ایف ایف سی ایم او پی |
|---|---|---|---|---|
| کمزور زمین | 2 | 2 | 1 | $\frac{3}{4}$ |
| درمیانی زمین | $1\frac{3}{4}$ | $1\frac{1}{2}$ | 1 | $\frac{3}{4}$ |
| زرخیز زمین | $1\frac{1}{2}$ | $1\frac{1}{4}$ | 1 | $\frac{3}{4}$ |

**کھادوں کی مقدار برائے بارانی علاقے (بوری فی ایکڑ)**

| سالانہ بارش | سونا یوریا | سونا ڈی اے پی | ایف ایف سی ایس او پی | یا ایف ایف سی ایم او پی |
|---|---|---|---|---|
| کم بارش کا علاقہ | 1 | 1 | $\frac{1}{2}$ | $\frac{1}{2}$ |
| درمیانی بارش کا علاقہ | $1\frac{1}{4}$ | $1\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{2}$ | $\frac{1}{2}$ |
| زیادہ بارش کا علاقہ | $1\frac{1}{2}$ | $1\frac{1}{2}$ | 1 | $\frac{3}{4}$ |

- آبپاش علاقوں میں سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی کی تمام مقدار بوقت کاشت بذریعہ ڈرل یا چھٹہ استعمال کریں۔ بذریعہ ڈرل استعمال سے کھادوں کی افادیت چھٹہ کی نسبت زیادہ ہوتی


سونا یوریا
فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ
FFC

ہے۔سونا یوریا 2 یا 3 برابر اقساط میں استعمال کریں۔ریتلے علاقوں میں سونا یوریا چار اقساط میں پانی لگانے کے بعد وتر حالت میں شام کے وقت چھٹہ کریں۔

● سونا ڈی اے پی گندم کیلئے انتہائی اہم کھاد ہے۔اس سے پودے کی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ دانے کے وزن اور جسامت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔جبکہ ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی کے استعمال سے فصل کے تنے مضبوط ہوتے ہیں، فصل گرنے سے محفوظ رہتی ہے۔نیز کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا ہوجاتی ہے اور پیداوار میں بھرپور اضافہ ہوتا ہے۔

● اگر سونا ڈی اے پی بوائی پر کم مقدار میں استعمال کی ہو یا بالکل استعمال نہ کی ہو تو اسے بذریعہ ڈرم پانی میں حل کرکے پہلی آبپاشی کے ساتھ استعمال کریں۔تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ بذریعہ آبپاشی استعمال کی گئی سونا ڈی اے پی سے بھی بھرپور فائدہ حاصل ہوتا ہے۔یاد رہے **اچھی پیداوار کیلئے ڈی اے پی کی سفارش کردہ مقدار کا استعمال لازمی ہے**۔بارانی علاقوں میں تمام کھادیں بوائی کے وقت کھیت میں بکھیر کر دوہرے ہل کے ساتھ سہاگہ دیں۔اجزائے صغیرہ کی کمی کی صورت میں سونا زنک $7\frac{1}{2}$ کلوگرام فی ایکڑ اور سونا بوران 3 کلوگرام فی ایکڑ بوقت بوائی یا پہلے پانی پر استعمال کریں۔

● گندم کو بوائی سے لیکر پکنے تک 3 تا 4 پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔پانی لگاتے وقت گندم کی بڑھوتری کے نازک مراحل یعنی **جھاڑ بناتے وقت، گوبھ اور دانے کی دودھیا حالت** کو مدنظر رکھیں۔ان نازک مراحل پر پانی کی کمی ہرگز نہ آنے دیں۔ریتلی زمینوں میں ضرورت کے مطابق آبپاشی میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

● جڑی بوٹیاں گندم کی پیداوار میں تقریباً 42 فیصد تک کمی کرسکتی ہیں لہٰذا ان کا بروقت تدارک بہت ضروری ہے۔گندم کی جڑی بوٹیوں کو پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر جڑی بوٹی مار زہروں کے ذریعے کنٹرول کریں۔کیمیائی زہروں کے لئے ہمیشہ ٹی جیٹ یا فلیٹ فین نوزل کا استعمال کریں اور پانی کی مقدار 100 تا 120 لٹر فی ایکڑ رکھیں۔

## آلو کی کاشت

● پاکستان کے میدانی علاقوں میں آلو کی کاشت کا موزوں ترین وقت ماہ اکتوبر ہے۔

● آلو کی کاشت کیلئے بہتر نکاس والی میرا زمین جس میں نامیاتی مادہ کی مقدار 1.5 فیصد سے زائد ہو نہایت موزوں ہے۔عمومی ما تا بیماری (Common Scab) سے متاثرہ کھیتوں کا انتخاب نہ کریں۔

● فصل کو پانی اور کھادوں کی یکساں فراہمی کیلئے کھیت کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔اس مقصد کے حصول کیلئے لیزر لینڈ لیولر کا استعمال مفید ہے۔

● گوبر کی گلی سڑی کھاد 12 تا 15 ٹن فی ایکڑ بوائی سے ایک ماہ قبل کھیت میں یکساں پھیلا کر ہل کی مدد سے اچھی طرح زمین میں ملا دیں۔اسی طرح سبز کھادوں کے استعمال سے بھی بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

● آلو کی کاشت کیلئے ترقی دادہ اقسام کا تصدیق شدہ بیج سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔اس ضمن میں **ایف ایف سی ہیلپ لائن 0800-00332** یا **فوجی فریش اینڈ فریز** کے زرعی ماہرین سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

● آلو کی کاشت سے پہلے بیج کی خوابیدگی توڑنا بہت ضروری ہے۔خوابیدگی توڑنے کیلئے بیج کو کچھ دنوں تک ہوادار اور سایہ دار جگہ پر رکھیں۔

● آلو کی کاشت 2 سے $2\frac{1}{2}$ فٹ فاصلے والی کھیلیوں پر کریں۔پودوں کا باہمی فاصلہ 8 انچ اور بیج کی گہرائی 3 سے 4 انچ رکھیں۔

● موسم خزاں کیلئے بیج کی مقدار 1200 تا 1500 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔35 تا 55 ملی میٹر سائز اور 40 سے 50 گرام وزن کے آلو کا بیج بوائی کیلئے نہایت موزوں ہے۔

● کھادوں کا استعمال تجزیہ زمین کے مطابق کریں اِس ضمن میں ایف ایف سی کی مفت تجزیہ زمین کی سہولت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔تجزیہ نہ کروانے کی صورت میں $2\frac{1}{4}$ بوری سونا ڈی اے پی، 2 بوری ایف ایف ایف سی ایس او پی یا $1\frac{3}{4}$ بوری ایف ایف سی ایم او پی اور $1\frac{1}{2}$ بوری سونا یوریا بوائی سے پہلے زمین کی آخری تیاری کے وقت استعمال کریں جبکہ 1 بوری سونا یوریا اگاؤ کے ایک ماہ بعد اور ایک بوری سونا یوریا اگاؤ کے دو ماہ بعد پانی میں حل کرکے بذریعہ آبپاشی دیں۔اجزائے صغیرہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے سونا زنک $7\frac{1}{2}$ کلوگرام اور سونا بوران 3 کلوگرام فی ایکڑ بوقت کاشت استعمال کریں۔

● فصل کو پہلی آبپاشی کاشت کے فوراً بعد کریں اور خیال رہے کہ پانی کھیلیوں کے دو تہائی حصہ تک پہنچے ورنہ زمین سخت ہوجائے گی اور اگاؤ متاثر ہوگا۔بعد میں یہ وقفہ موسم کے مطابق بڑھا کر 7 سے 10 دن کردینا چاہئے۔زمین میں نمی کی مقدار موزوں حد تک رہنی چاہئے تاکہ زیر زمین آلو صحیح طور پر نشوونما پاسکیں۔اگر کورے کا خطرہ ہو تو فوراً ہلکی آبپاشی کریں۔

● جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے کیمیائی زہروں کا استعمال ایف ایف سی یا فوجی فریش اینڈ فریز کے زرعی ماہرین کے مشورہ سے کریں۔

## کینولا / رایا کی کاشت

● ہمارے ملک میں خوردنی تیل کی طلب میں بہت تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔پاکستان میں خوردنی تیل کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اسکی درآمد پر کثیر زرمبادلہ خرچ کیا جاتا ہے۔ان اخراجات کو کم کرنے کیلئے خوردنی تیل کی ملکی پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔

● زیادہ پیداواری صلاحیت کی وجہ سے کینولا نہایت منافع بخش فصل ہے۔اس کے بیج میں 40 فیصد سے زائد اعلیٰ قسم کا غذائیت سے بھرپور خوردنی تیل پایا جاتا ہے۔یہ تیل کولیسٹرول اور کڑوے اجزاء سے بھی پاک ہوتا ہے۔

● کینولا کی کاشت کیلئے بہتر نکاس والی درمیانی سے بھاری میرا زمین نہایت موزوں ہے۔زیادہ کلراٹھی یا سیم زدہ زمین میں اس کی کاشت ہرگز نہ کریں۔

● ستمبر تا اکتوبر اس فصل کیلئے موزوں وقت کاشت ہے۔

● سفارش کردہ اقسام ٹی ایم کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، ساندل کینولا، سپر کینولا، آری کینولا، کیزولا اور پی اے آر سی کینولا وغیرہ ہیں۔

● اچھی پیداوار کیلئے ہمیشہ سفارش کردہ اقسام کا صاف ستھرا اور بیماریوں سے پاک بیج جس کا اگاؤ 80 فیصد سے زائد ہو پھپھوندی کش زہر تھائیو فینیٹ میتھائیل بحساب 1 گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں۔

● آبپاش علاقوں میں بیج کی مقدار ڈیڑھ تا دو کلوگرام فی ایکڑ رکھیں تاہم زمین میں وتر کم ہونے کی صورت میں بیج کی مقدار بڑھا دیں۔بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔

● بیج ہمیشہ بذریعہ ڈرل کاشت کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ ایک تا ڈیڑھ فٹ رکھیں۔اس بات کا خیال رہے کہ کاشت کے وقت بیج کی گہرائی ایک تا ڈیڑھ انچ سے زیادہ نہ ہو۔

● کھادوں کا مناسب استعمال تجزیہ زمین کے مطابق کریں بصورتِ دیگر ڈیڑھ بوری سونا ڈی اے پی، ایک بوری سونا یوریا اور ایک بوری ایف ایف سی ایس او پی یا $\frac{3}{4}$ بوری ایف ایف سی ایم او پی استعمال کریں۔آبپاش علاقوں میں سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی کی تمام مقدار کاشت کے وقت استعمال کریں جبکہ سونا یوریا دو برابر اقساط میں بوائی پر اور پھول آنے سے پہلے ڈالیں۔بارانی علاقوں میں تمام کھادیں بوقت کاشت استعمال کریں۔

● اجزائے صغیرہ کی ضرورت پوری کرنے کیلئے $7\frac{1}{2}$ کلوگرام سونا زنک اور 3 کلوگرام سونا بوران فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں۔مخلوط کاشت کی صورت میں دونوں فصلوں کی ضرورت کے مطابق کھاد ڈالیں۔

● جب 70 فیصد پھلیاں بھورے رنگ، دانے نیم سرخی مائل اور فصل زرد رنگ کی ہوجائے تو اس کو کاٹ لیں اور خشک کرکے گہائی کریں۔کینولا کی گہائی گندم والے تھریشر سے بھی کی جاسکتی ہے۔تاہم تھریشر کی رفتار کم رکھیں۔زیادہ رقبہ پر کاشت کی صورت میں جب 90 فیصد سے زائد پھلیاں بھورے رنگ کی ہوجائیں تو کمبائن ہارویسٹر سے برداشت کی جاسکتی ہے۔

## سٹرابیری کی کاشت

● سٹرابیری کی کاشت نباتاتی طریقہ یعنی ساقِ رواں (Runner) سے کی جاتی ہے۔ایک پودے سے تقریباً بیس سے پچیس ساقِ رواں حاصل ہوتے ہیں۔ساقِ رواں (پودے) سرد پہاڑی علاقوں وادی

سوات، مانسہرہ اور دیر میں موسم گرما میں تیار کیے جاتے ہیں۔ جنہیں ستمبر، اکتوبر کے دوران میدانی علاقوں میں منتقل کیا جاتا ہے۔

- پنجاب اور سندھ میں پودے منتقل کرنے کا وقت وسط ستمبر تا آخر اکتوبر ہے جبکہ موسمی حالات کے مطابق وسط نومبر تک بھی لگا سکتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں پودے منتقل کرنے کا موزوں وقت موسم بہار ہے۔
- سٹرابیری کے پودے کی کھیت میں منتقلی سے ایک تا ڈیڑھ ماہ پہلے گلی سڑی گوبر کی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹرالی فی ایکڑ ڈالیں اور 4 تا 6 مرتبہ ہل چلا کر مٹی کو نرم اور بھربھرا کرلیں۔ کھیت کو اچھی طرح ہموار کرنے کے بعد $2\frac{1}{2}$ تا 3 فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنائیں اور کھیلی کے دونوں اطراف 6 تا 9 انچ کے فاصلے پر پودے منتقل کریں۔
- کھادوں کے منافع بخش اور مؤثر استعمال کیلئے تجزیہ اراضی کی بنیاد پر کھادوں کا استعمال کریں۔ اگر آپ نے تجزیہ نہیں کروایا تو درج ذیل عمومی سفارشات کے مطابق کھادیں استعمال کریں:

| زرخیزی زمین | سونا یوریا | سونا ڈی اے پی | ایف ایف سی ایس او پی |
|---|---|---|---|
| درمیانی زمین | 4 | 4 | 2 |
| زرخیز | 3 | 3 | 1 |

سونا ڈی اے پی اور ایف ایف سی ایس او پی کی نصف مقدار بوقت کاشت استعمال کریں۔ سونا ڈی اے پی کی بقیہ مقدار کاشت کو مدنظر رکھتے ہوئے نومبر کے آخر سے جنوری تک مختلف اقساط میں استعمال کریں۔ جبکہ ایف ایف سی ایس او پی کی بقیہ مقدار پھول نکلنے سے چنائی تک کے مراحل تک اقساط میں استعمال کریں۔ سونا یوریا کی آدھی بوری پودوں کی منتقلی سے لیکر 3 سے 4 پتوں کی حالت تک ہر 7 سے 10 دن کے وقفے سے استعمال کریں۔ بقیہ سونا یوریا کا استعمال پھول نکلنے سے چنائی جاری رہنے تک اقساط میں کریں۔ اجزائے صغیرہ کی کمی پوری کرنے کے لئے $7\frac{1}{2}$ کلوگرام سونا زنک اور 3 کلوگرام سونا بوران فی ایکڑ بوائی پر استعمال کریں۔

- جڑی بوٹیوں کے تدارک کیلئے کھیلیوں کو کالے شاپر یا پلاسٹک سے ڈھانپ دیں۔ اس طرح جڑی بوٹیوں کے کنٹرول کے علاوہ نمی سے پھل خراب ہونے سے بھی بچ جائے گا۔ نیز پھل جلد تیار بھی ہو جائے گا۔
- فصل کاشت کرنے کے فوراً بعد آبپاشی کریں، اگاؤ سے بڑھوتری کے مرحلے کے دوران ضرورت کے مطابق 7 تا 10 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔ پھول اور پھل بنتے وقت فصل کو ہر 4 تا 5 دن کے وقفہ سے ہلکی آبپاشی جاری رکھیں۔ آبپاشی کرتے وقت خیال رہے پانی کھیلیوں پر چڑھنے نہ پائے ورنہ پھل گلنے کے علاوہ اس کی کوالٹی بھی خراب ہوسکتی ہے۔
- سٹرابیری کی فصل پر پھپھوندی والی بیماریاں جن میں جڑ کی سڑانڈ، منہ سڑی وغیرہ شامل ہیں، حملہ آور ہوتی ہیں۔ ان سے بچاؤ کیلئے بہتر آبپاشی کے ساتھ پھپھوندی کش زہریں ٹاپسن ایم، انٹراکال، اسکور وغیرہ کا استعمال کریں۔ تنے کی سنڈیوں کے تدارک کیلئے بائی فینتھرین اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملے سے بچاؤ کیلئے کونفیڈور، امیڈاکلوپرڈ، ایکٹارا وغیرہ کا سپرے کریں۔

## امرود

- رواں سہ ماہی موسم سرما کے پھل کی نشو و نما، تعداد اور معیار کیلئے بہت اہم ہے۔ نئے پھولوں کی آمد اور پھل بننے کا عمل جاری رہتا ہے۔
- پھل کی پیداوار اور معیار بڑھانے کیلئے کھادوں کا متوازن استعمال بہت ضروری ہے۔ دیگر کھادوں کے ساتھ ایف ایف سی ایس او پی یا ایم او پی کا استعمال پھل کی شکل، وزن اور مٹھاس میں اضافے کیلئے نہایت اہم ہے۔ اگر ستمبر کے مہینے میں کھادوں کا استعمال نہیں کیا تو فی پودا سونا ڈی اے پی ایک کلوگرام، ایف ایف سی ایس او پی ایک کلوگرام یا ایف ایف سی ایم او پی $\frac{3}{4}$ کلوگرام اور سونا یوریا ایک کلوگرام پودے کی چھتری کے نیچے تنے سے ایک فٹ دور ڈال کر ہلکی گوڈی کریں۔ اجزائے صغیرہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے $7\frac{1}{2}$ کلوگرام سونا زنک اور 3 کلوگرام سونا بوران فی ایکڑ استعمال کریں۔
- پھل کی مکھی کے مؤثر کنٹرول کیلئے کیمیائی زہروں کے ساتھ فی ایکڑ 6 تا 8 جنسی پھندے لگائیں۔
- بیماریوں اور رس چوسنے والے کیڑوں کے حملے سے بچاؤ کیلئے مناسب زہر کا انتخاب ایف ایف سی زرعی ماہر کے مشورہ سے کریں۔

## آم

- آم کی زیادہ اور معیاری پیداوار کے حصول میں کھادوں کے متوازن اور بروقت استعمال، حسب ضرورت آبپاشی، شاخ تراشی، مناسب اور مربوط تحفظ نباتات جیسے عوامل کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ باغات کی بہتر نگہداشت کیلئے ایف ایف سی کے زرعی ماہرین کی سفارشات پر عمل کریں۔
- جن کاشتکاروں نے اگست - ستمبر میں کھاد مکمل نہیں کی وہ فوری طور پر بڑے پھلدار پودوں کو $2\frac{1}{4}$ کلوگرام سونا ڈی اے پی، 1 کلوگرام ایف ایف سی ایس او پی یا ایف ایف سی ایم او پی اور 1 کلوگرام سونا یوریا فی پودا گھیر کے نیچے اور تنے سے 2 فٹ دور ڈال کر ہلکی گوڈی کریں اور آبپاشی کریں۔ اجزائے صغیرہ کی ضرورت پوری کرنے کے لیے سونا زنک (27%) بحساب 250 گرام اور سونا بوران (10.5%) بحساب 100 گرام فی پودا دوسری کھادوں کے ساتھ ملا کردیں۔
- کھاد ڈالنے سے قبل جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے گہرے ہل کی بجائے ہلکی گوڈی کریں تاکہ پودوں کی جڑیں زخمی نہ ہوں۔
- شاخ تراشی کا عمل جلد از جلد مکمل کریں۔ سوکھی ٹہنیاں اور بیماری سے متاثرہ شاخیں کاٹ کر جلا دیں۔ یاد رہے شاخ تراشی آئندہ سال بھرپور اور بیماریوں سے پاک پیداوار کے لیے نہایت ضروری ہے۔

- خشک شاخیں کاٹتے وقت ساتھ سبز شاخ بھی دو یا تین انچ کاٹ دیں اور کٹی ہوئی جگہ پر بورڈو پیسٹ لگائیں۔ شاخ تراشی کے فوراً بعد کاپر ہائیڈروآکسائیڈ یا کاپر آکسی کلورائیڈ بحساب 250 گرام 100 لٹر پانی سپرے کریں تاکہ زخم والی جگہ سے بیماری کے جراثیم داخل نہ ہوں۔
- ڈائی بیک، انتھراکنوز اور دیگر بیماریوں کے تدارک کیلئے ڈائی فینوکونازول 30 ملی لیٹر فی 100 لٹر پانی کا محلول بنا کر سپرے کریں۔ ماہ اکتوبر میں کیڑوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ جاری رکھیں۔ گزشتہ سال بارشوں کے سبب، آم کے تیلے کی بہت زیادہ افزائش ہوئی جو پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا باعث بنی۔ اس سال بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ آم کا تیلہ درختوں کے پتوں اور چھال پر موجود ہے۔ اس کے تدارک کیلئے تجویز کردہ زہروں کا استعمال کریں۔
- ماہ دسمبر میں گدھیڑی کے انڈوں اور بچوں کی تلفی کے لیے محکمہ زراعت یا ایف ایف سی کے نمائندہ کی تجویز کردہ زہر استعمال کریں۔
- پودوں کے تنوں پر بورڈو مکسچر کا پیسٹ لگائیں اور تنوں پر چپکنے والے حفاظتی بند لگائیں تاکہ گدھیڑی کے بچے پودوں پر نہ چڑھ سکیں۔
- خوابیدگی کے دوران وسط نومبر تا وسط جنوری پودوں کو کھاد اور پانی نہ دیں۔ البتہ کورا پڑنے کے امکان پر ہلکی آبپاشی کریں۔
- نئے باغ کے لیے نرسری والے پودے سردیوں سے پہلے موسم خزاں میں کھیت میں منتقل کردیں۔

## ترشاوہ پھل

- رواں سہ ماہی میں تقریباً تمام اقسام کے پھل پک کر تیار ہوجاتے ہیں لہٰذا ان کی مارکیٹ میں فروخت کا انتظام کریں۔
- ماہ اکتوبر میں نئے پودوں کی گڑھوں میں منتقلی اور پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں۔
- دسمبر میں بلحاظ عمر 50 سے 80 کلوگرام فی پودا گوبر کی اچھی طرح گلی سڑی کھاد ضرور ڈالیں۔
- پودوں کو سردی کے مضر اثرات سے بچانے کیلئے خصوصی توجہ دیں اور اگر کورا پڑنے کا احتمال ہو تو ہلکی آبپاشی کریں۔
- پھل کی برداشت کے بعد شاخ تراشی کا عمل شروع کریں۔ شاخ تراشی کا عمل مکمل ہونے کے بعد باغات میں پھپھوندی کش ادویات کا سپرے ضرور کریں۔
- گدھیڑی کے انڈوں کو تلف کرنے کیلئے پودوں کے اردگرد گوڈی کریں اور گدھیڑی کے انڈوں میں سے نکلنے والے بچوں کو تلف کرنے کیلئے مناسب زہر کا سپرے کریں۔ اس کے علاوہ پودوں کے تنوں پر چپکنے والے بند لگائیں تاکہ گدھیڑی درختوں پر نہ چڑھ سکے۔

# ملکی غذائی تحفظ میں گندم کی اہمیت اور اسکی پیداوار میں ڈی اے پی کا کردار

غذائی تحفظ کسی بھی ملک کی معیشت کے استحکام میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔خوراک جیسی بنیادی ضرورت میں خودکفیل ہوئے بغیر کوئی معیشت پروان نہیں چڑھ سکتی۔ پاکستان میں گندم کو خوراک میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ 2023 کی مردم شماری میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ 24 کروڑ سے زائد لگایا گیا ہے۔فی کس 115 کلوگرام کی سالانہ غذائی ضرورت کی بنیاد پر ،ہمیں 2 کروڑ 78 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی ضرورت ہے۔جبکہ دیگر ضروریات مثلاً بیج، فیڈ اور اسٹریٹجک ذخائر کیلئے 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی ضرورت ہے۔اس لحاظ سے سال 23-2022 میں ملک میں 3 کروڑ 13 لاکھ میٹرک ٹن گندم کی ضرورت ہے۔جبکہ، سال 23-2022 میں 31 من فی ایکڑ کے حساب سے گندم کی کل پیداوار 2 کروڑ 82 لاکھ میٹرک ٹن رہی۔ جو کہ ملکی ضروریات سے کافی کم ہے۔سال 31-2030 تک، 2.55 فیصد کی شرح سے بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے، ملک میں گندم کی ضرورت 3 کروڑ 77 لاکھ میٹرک ٹن سے تجاوز کر جائے گی۔ لہٰذا، زیر کاشت رقبہ محدود ہونے کی وجہ سے گندم کی اوسط پیداوار میں اضافہ سے ہی غذائی تحفظ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

| سال | گندم کی ضرورت کا تخمینہ (کروڑ میٹرک ٹن) | | |
|---|---|---|---|
| | خوراک | دیگر ضروریات | کل ضرورت |
| 2022-23 | 2.78 | 0.350 | 3.13 |
| 2023-24 | 2.85 | 0.356 | 3.20 |
| 2024-25 | 2.92 | 0.359 | 3.28 |
| 2025-26 | 3.00 | 0.362 | 3.36 |
| 2026-27 | 3.07 | 0.365 | 3.44 |
| 2027-28 | 3.15 | 0.368 | 3.52 |
| 2028-29 | 3.23 | 0.371 | 3.60 |
| 2029-30 | 3.31 | 0.374 | 3.69 |
| 2030-31 | 3.40 | 0.377 | 3.77 |

گندم کی اوسط پیداوار میں بہتری کیلئے فاسفورسی کھادیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے فاسفورسی کھادوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے ان کے استعمال میں کافی کمی آئی ہے۔ دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ، فاسفورس کے کم استعمال سے ہماری گندم کی اوسط پیداوار میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہو پا رہا ہے۔اوسط پیداوار میں بہتری کیلئے دیگر کھادوں کے ساتھ فاسفورسی کھاد مثلاً ڈی اے پی کا متناسب استعمال وقت کی اہم ضرورت ہے۔لہٰذا کاشتکاروں کو چاہئے کہ گندم کی فصل میں سفارش کردہ ڈی اے پی کھاد کا استعمال ضرور کریں تاکہ بہتر پیداوار کی وجہ سے کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ کے ساتھ ملک میں غذائی تحفظ کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔

فاسفورس کا شمار بنیادی غذائی اجزاء میں ہوتا ہے۔گندم کے ایک ایکڑ سے اچھی پیداوار (50 من فی ایکڑ سے زائد) کیلئے تقریباً 46 کلوگرام فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو کہ 2 بوری سونا ڈی اے پی سے پوری کی جاسکتی ہے۔ فاسفورس گندم میں جڑ کی بہتر نشوونما، زیادہ جھاڑ اور دانوں کے وزن اور جسامت میں اضافہ سے پیداوار بہتر بنانے میں مددگار ہے۔فاسفورس گندم میں مندرجہ ذیل افعال سرانجام دینے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے:

- جڑوں کی بہتر نشوونما کی وجہ سے غذائی عناصر اور پانی کے حصول میں خاطر خواہ اضافہ
- جھاڑ بنانے میں معاون
- تنوں کو مضبوط کرنا
- توانائی کے عوامل میں کردار اور توانائی کو ذخیرہ کرنا
- بیج بننے کے عمل میں بہتری لانا
- بیج کی جسامت اور وزن میں اضافہ
- فصل کا بروقت اور یکساں طور پر پک کر تیار ہونا

پاکستانی زمینوں میں جن غذائی اجزاء کی کمی واقع ہوچکی ہے ان میں فاسفورس کا شمار نائٹروجن کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ ایف ایف سی کی تجزیہ زمین و پانی کی لیبارٹریوں میں تجزیہ کئے گئے تقریباً چھ لاکھ سے زائد نمونہ جات کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کی تقریباً 98 فیصد زمینوں میں فاسفورس کی کمی واقع ہوچکی ہے۔ جس کی ایک واضح علامت پچھلی ایک دہائی سے گندم کی اوسط پیداوار کا جمود کا شکار ہونا ہے۔جس کی وجہ سے فصلات خصوصاً گندم میں فاسفورس کا استعمال ناگزیر ہے۔

| زمین کی زرخیزی کی کیفیت بلحاظ فاسفورس (فیصد نمونہ جات) | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صوبہ | 5 پی پی ایم سے کم | 6 تا 10 پی پی ایم | 10 تا 15 پی پی ایم | 15 پی پی ایم سے زائد |
| پنجاب | 65.2 | 28.9 | 4.0 | 1.9 |
| سندھ | 74.7 | 19.0 | 3.8 | 2.5 |
| خیبر پختونخوا | 64.6 | 26.6 | 6.3 | 2.5 |
| بلوچستان | 65.2 | 26.6 | 5.0 | 3.2 |
| **پاکستان** | **67.4** | **26.3** | **4.1** | **2.2** |

### سونا/ایف ایف سی ڈی اے پی-ایک بہترین کھاد:

پاکستان میں دستیاب فاسفورسی کھادوں میں سونا/ایف ایف سی ڈی اے پی ایک بہترین کھاد ہے۔اس میں 46 فیصد فاسفورس اور 18 فیصد نائٹروجن موجود ہے یعنی 50 کلوگرام کی بوری میں خالص 32 کلوگرام غذائی عناصر موجود ہیں۔اس کے استعمال سے پودوں کی جڑوں کا پھیلاؤ بہتر ہوتا ہے جس سے ان میں زیادہ بڑھوتری کی وجہ سے پانی اور غذائی اجزاء جذب کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔جبکہ ڈی اے پی میں موجود نائٹروجنی حصہ فصل کی ابتدائی نشوونما کی ضروریات پوری کر کے ایک بہتر فصل کی بنیاد رکھنے میں معاونت کرتا ہے۔دانے دار کھاد ہونے کی وجہ سے اسے بذریعہ ڈرل یا چھٹہ آسانی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔مزید برآں ڈی اے پی کھاد پانی میں حل پذیر ہے اور اسے پانی میں حل کر کے بذریعہ آبپاشی باآسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بوقت کاشت ڈی اے پی کے کم استعمال کی صورت میں اسے پہلے پانی پر بذریعہ آبپاشی استعمال کرنا چاہئے۔طبعی اور کیمیائی مطابقت ہونے کی وجہ سے اسے دیگر نائٹروجنی اور پوٹاشیم والی کھادوں کے ساتھ ملا کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

گندم کی اوسط پیداوار میں جمود کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ کاشتکاروں کا فصل کیلئے مطلوبہ غذائی اجزاء کی مقدار کو پورا کرنے کی بجائے کھاد کی بوریوں کی تعداد پر انحصار کرنا ہے۔ یہ بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ 46 کلوگرام فاسفورس پوری کئے بغیر گندم کی بھرپور پیداوار حاصل نہیں کی جاسکتی۔

کھادوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے سبب چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کیلئے ایف ایف سی نے سونا ڈی اے پی کی 25 کلوگرام کی بوری بھی متعارف کروائی ہے۔ تاکہ کاشتکار اپنے رقبے اور اپنی ضرورت کے مطابق سونا ڈی اے پی خرید سکیں اور اچھی پیداوار حاصل کرسکیں۔

### سموگ سے بچاؤ کیلئے اہم پیغام

- دھان کی کٹائی کے بعد اس کی باقیات مثلاً مڈھوں اور پرالی کو آگ ہرگز نہ لگائیں۔ کیونکہ انہیں آگ لگانے سے فضائی آلودگی کے علاوہ نامیاتی مادہ کا بھی نقصان ہوتا ہے۔
- مڈھوں کو آگ لگانے سے دھواں سموگ کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جو کہ انسانی جانوں کیلئے خطرے کا باعث ہے۔

فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ
لاہور ٹریڈ سنٹر، 11 شارع ایوانِ صنعت وتجارت لاہور فون 042-36369137-40,36365119
فیکس 042-36366324 E-mail: ts_lhr@ffc.com.pk, Web: www.ffc.com.pk